



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مسجد میں فوت ہونے والے کے علاوہ اعلان کرنا مثلاً کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا کسی بندے کو بلانا ہو وغیرہ جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو مسکرات میں مسجد میں یہ اعلان کیوں کرنے جاتے ہیں کہ فلاں فلاں گروپ اس لستی میں (چلا جائے اس کی شرعی دلیل دیں۔ (ابو عبد الرحمن سیاف، شیخو پورہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

و عليکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

مسجد میں جن اعلانات سے روکا گیا ہے ان میں گشیدہ چیز کا اعلان ہے جو اکابر الہبیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گشیدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ اسے کہہ دے اللہ تعالیٰ تیری چیز تجوہ پر نہ لٹاتے کیونکہ مسجد میں اس لئے نہیں بنائی گئی۔) (صحیح مسلم، کتاب المساجد: 568)

: الہبیرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(جب تم کسی آدمی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اسے کہہ دو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔) (ترمذی 1321)

(جائز ہے کہ اعلان کو مستحب کرنے کی بھی کوئی دلیل نہیں ملاحظہ ہو۔) (اصلاح المساجد ص 160)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں گشیدہ چیز کا اعلان اور اشیاء کی خرید و فروخت منع ہے۔ ایسا کام کرنے والے کئے بدعا کی گئی ہے جبکہ مساجد میں مختلف دینی امور کی تقسیم کئے افراد کی ذمہ داریاں تلقیم کرنا منع نہیں ہے۔ مسکرات میں جو مساجد میں ذمہ داریاں بانٹ دی جاتی ہیں جیسے پرسے کے لئے بھیجا، لکھنا تقسیم کرنا، سونے کے لئے کہہ دینا تو ایسے امور کی مانعت میں کوئی دلیل مجھے معلوم نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امور کے قیسطے مسجد میں ہی کیا کرتے تھے۔

حذما عندی والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دمن

کتاب المساجد، صفحہ: 207

محمد فتوی